رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے پہ تار دنیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپیہ

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | مورخہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو تین چار روز سے نزلہ کی شکایت ہے اللہ تعالےٰ اپنا فضل و کرم فرمائے اور جلد تر شفائے کلی بخشے +

خاندان رسالت میں عام طور پر خیریت ہے۔ فالحمد للہ

حضرت فضل عمر ایدہ کا درس قرآن کریم مستورات میں باقاعدہ طور پر ایک دن بیچ کر کے ہوتا ہے +

ہلال ذی الحجہ دارالامان میں اتوار ۱۰ ر اکتوبر کو دیکھا گیا اس حساب سے عید اضحیٰ بدھ کے روز ہو گی۔ انشاء اللہ +

مولینا مولوی سید سرور شاہ صاحب و میر محمد اسحاق صاحب فاضل بغرض تبلیغ سیالکوٹ تشریف لیگئے ہیں۔ اسلئے ان ایام میں دونوں درس بند رہینگے + *

اخبار احمدیہ

منصوری سے سید عبد المجید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں لودھیانہ سے ایک اشتہار بعنوان "کبر ضلالت" شائع ہوا تھا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ہتک آمیز الفاظ لکھے گئے تھے۔ جس مطبع میں یہ اشتہار چھپا تھا۔ اسکی ضمانت ہو گئی ہے۔ گو یہ ضمانت دھرمپال کی وجہ سے ہوئی ہو۔ لیکن درحقیقت یہ سزا خدا کے پیارے مامور کی شان میں گستاخی کرنے اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنے کا نتیجہ ہے ٭

مدراس سے اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں کہ راستہ میں ایک شخص کو تبلیغ کیگئی تھی۔ خدا کے فضل سے اُسنے بیعت کر لی ہے۔ نیز یہاں کے سب لوگ تامل زبان بولتے ہیں اردو بھی بولی جاتی ہے مگر عجیب رنگ کی۔ مسلمانوں کی تعداد کم ہے۔ تامل لوگوں سے اگر نام پوچھا جائے تو جواب میں سوائے گرر رڑ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اچھے اچھے تعلیم یافتہ آدمی نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ بڑے بڑے دیسی افسر بھی پاؤں سے ننگے بازار میں پھرتے ہیں۔ داڑھی مونچھ سب صاف کراتے ہیں ٭

ایک سکھ دوست کا عریضہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں

"بحضور رہنمائے جہاں۔ ہمدرد بیکساں۔ رحمت مجسم پاکوں کے سردار حضور مرزا صاحب۔ دست بستہ سلام و آداب چاکرانہ کے بعد گذارش ہو کہ ایں غلام ہر طرح سے آپکا خادم و غلام ہے۔ بندہ بوجہ بند ہو جانے آنکھوں کے اسقدر تنگ ہے کہ خدا کی شان یاد آتی ہے آپ تو مقبول خدا ہیں آپکی دعا رب العالمین کی درگاہ میں قبول ہوتی ہے۔ خاکسار کے لئے دعا کی جاوے ٭ آپکا غلام کیسر سنگھ نمبردار

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

کھچا نکلا گگی سے بابو عبدالغفور صاحب سب پوسٹ ماسٹر لکھتے ہیں "میری اہلیہ سخت مہلک مرض میں مبتلا تھی - بظاہر زندگی سے بالکل ناامیدی تھی - اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی معجز نما دعاؤں سے اسکو کامل شفا بخشی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک - نیز اس علاقہ میں تمام غیر احمدی لوگ ہیں - جو سخت مخالفت کرتے ہیں - حتیٰ کہ ان لوگوں نے ہم کو بیدین سمجھکر کفر کے فتوے دیدئے ہیں - اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دیوے ۔

منشی سکندر علی صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اپنا ایک خواب لکھتے ہیں - کوئی انگریز کہتا ہے کہ جو کوئی دس آدمی فوج میں بھرتی کرا وے وہ احمدیوں میں شمار کیا جاویگا

میاں جمال الدین صاحب ساکن سیکھواں ایک مشکل میں ہیں احباب ان کے لئے نیز میاں فضل الرحمٰن طالب علم ہائی سکول قادیان - کانگڑہ سے اپنی والدہ کی صحت کے لئے اور منشی محمد حسین صاحب کاتب الفضل اپنی لڑکی کے لئے اور منشی سلطان احمد صاحب اپنے بھائی محمد سردار خاں ویٹرنری ڈاکٹر لودھیانوی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

میدان کارزار سے ڈاکٹر محمد حسین صاحب لکھتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت تمام جماعت احمدیہ نے جہاں کہیں کہ وہ ہے - اپنی محسن گورنمنٹ کے احسانوں کو لوگوں کے کانوں تک پہنچایا ہے - اور درد دل سے اسکی کامیابی و نصرت کے لئے دعائیں کی ہیں - درگاہ رب العزت سے اُمید ہے کہ یہ دردمندانہ دعائیں اپنا اثر دکھائے بغیر خالی نہ جائینگی - نیز لکھتے ہیں کہ مینے ایک خواب دیکھا ہے کہ اس ملک میں سخت پلیگ شروع ہوئی ہے اور میں عالم رؤیا ہی میں رب کل شئ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا باربار پڑھ رہا ہوں اور بیدار ہونے پر بھی یہی الفاظ میری زبان پر جاری ہیں - اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاٰخرۃ ۔

انبالہ شہر سے برادر مکرم بابو گلاب خان صاحب لکھتے ہیں کہ دشمنوں کی سازش سے ایک ناگہانی ابتلا میں آگیا ہے - احباب دعا کریں ۔

گلہرہ ضلع مظفر نگر سے مولوی احمد حسن صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بیٹا ایک ابتلا میں ہے - احباب دُعا کریں ۔

فتاویٰ احمدیہ

غیر مبائع کے ساتھ ملکر قربانی کرنا۔ ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ غیر مبائع کے ساتھ ملکر قربانی کر لینی جائز ہے یا نہیں تو اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا - جائز ہے ۔

بحالت معذوری جمعہ کی قضاء - ایک دوست نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا - کہ بعض وقت ممتحن آفیسر عین جمعہ کے وقت آجاتے ہیں - اس وجہ سے نماز جمعہ نہیں پڑھ سکتے - اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے - **جواب** میں حضرت نے لکھوایا ملازم اگر مجبوری سے جمعہ نہ پڑھ سکے تو معذور ہے ۔

بحالت برہنگی دعا وغیرہ پڑھنا ایک دوست نے لکھا کہ برہنہ ہونے کی حالت میں یعنی غسل یا ... کے وقت کلمہ شہادت یا کوئی قرآنی دعا پڑھنی جائز ہے یا نہیں - **جواب** دعا کرنی کسی حالت میں بھی منع نہیں - لیکن آیات قرآنیہ جنابت کی حالت میں نہ پڑھے ۔

غیر مبائع کی برات میں جانا ایک صاحب نے حضرت کو لکھا کہ غیر مبائع کی برات میں جانے کے لئے کیا ارشاد ہے - **جواب** میں حضور نے یہ لکھوایا کہ ایسے دنیاوی تعلقات رکھنے میں جن کا دین پر کچھ بُرا اثر نہ ہو - کوئی حرج نہیں - عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی ایسے تعلقات رکھنے جائز ہیں یہ تو احمدی مسلمان ہیں ۔

تازہ واقعات جنگ

بلغاریہ میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس میں جرمنی کے وعدوں پر اعتماد ظاہر کیا گیا ہے ۔

سراجیوا میں مہینوں کے وقفہ کے بعد اب پھر لمبی لمبی ٹرینیں سخت زخمیوں سے بھری ہوئی پہنچ رہی ہیں

معاہدہ ٹرکی و بلغاریہ کے دقت سے بقول ٹیمس وفرنچ اخبار ٹرکی میں یونانیوں پر بہت سختیاں ہونے لگی ہیں - ان کی زبان یونانیکی ہر جگہ ممانعت ہوگئی ہے - اور ان کا کشت و خون کئی بار ہو چکا ہے - بہت سے یونانی اندرون ایشیائے کوچک میں دھکیل دیے گئے جہاں وہ موت کے انتظار میں دن کاٹ رہے ہیں

کارزار مغرب میں جرمنوں نے مقام لونر پر شدید گولہ باری کے بعد ایک زور کا حملہ کیا - مگر بنقصان کثیر پسپا کیے گئے شامپین میں فرنچ افواج نے مزید ترقی کی اور ایک جگہ پر قدم جمائے - دو سو قیدی گرفتار کئے ایک خندقی موٹر - کچھ کلدار توپیں ہاتھ آئیں کئی خندقوں اور دو قلعوں پر بھی قبضہ ہوگیا - آرگون وغیرہ میں توپخانے خوب مصروف کار رہے - ناہیو سے پکڑے ہوئے جو قیدی پیرس آئے ہیں - انکا بڑے زور سے یہ خیال ہے کہ فرنچ سپاہ کے حق میں اب موقعہ بہت اچھا ہے کیا بلحاظ توپخانہ کے کیا بلحاظ پیدل فوج کی لڑائی کے وہ کہتے ہیں کہ موجودہ قرائن کے نظر کرتے جرمن اب کچھ عرصہ تک حملہ تو کیا مدافعت سے بھی قاصر رہینگے **فرنچ فوج** نے ایک موقعہ پر یہ حوصلہ ظاہر کیا کہ ہم برابر لڑے جائینگے تا وقتیکہ دشمن کو مارتے مارتے اس کے گھر تک نہ پہنچا دین خواہ اس میں دو برس لگیں یا دس سال گزر جائیں۔

شملہ سے ۱۳ راکتوبر کی تار خبر ہے کہ غنیم کے شدید حملوں کے باوجود برٹش و فرنچ سپاہ اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہے - ڈونسک پر جرمن زور شور سے حملہ آور ہیں مگر روسی اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔

سرویہ کا ایک مراسلہ سرکاری ظاہر کرتا ہے کہ دشمن کا اگلا گارد جو بلغراد میں دریا کو عبور کرایا تھا - کچھ تباہ ہوگیا کچھ گرفتا مقام سیوپہ کئی حملوں کے بعد غنیم بنقصان کثیر کنارہ دریا تک ہٹا دیا گیا۔

ٹوکیو کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ جاپان میں بھی آیدی سامان جنگ کے بہت سے نئے کارخانے قائم کرنیکا فیصلہ ہوگیا ہے جن میں کثیر التعداد کاریگر کام پر لگائے جائینگے **ایک خفیہ عہدنامہ** ۱۷ رجولائی کو جرمنی آسٹریا اور بلغاریہ کے درمیان ہوا تھا جس کی رو سے شرکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۴ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

سرحدی قبائل کی شورش اور ان کا سبب و علاج

حال کے سرحدی فسادات پر رائے زنی کرتا ہوا معزز ہمعصر پایونیر لکھتا ہے کہ ان فسادوں کے دو ہی سبب ہو سکتے ہیں اول تو سرحدی قبائل کا مقتضائے طبیعت دوسرے جنگ یورپ وغیرہ اس کے بعد ہر دو کی فروعی شقوں پر بحث کرتے ہوئے ان کے مذہبی جوش - سریع الاعتقادی - غرور - حرص اور جہالت وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے - پھر قبائل مذکورہ کے پاس اسلحہ حرب کی موجودگی اور اسمیں تازہ اضافہ کی تفصیلی وجوہ بتلائی ہیں - بعد ازاں برطانیہ کے شریک جنگ ہونے اور ٹرکی کے میدان حرب میں اُترنے کو بھی اسباب شورش میں شمار کیا ہے ؛

الٰہ آبادی ہمعصر نے شورش کی جو اصولی یا فروعی وجوہ قرار دی ہیں - انکی نسبت ہم یہ نہیں کہتے کہ سرحدی قبائل کی امن شکن بدعنوانیوں میں ان کا کچھ بھی دخل نہیں - لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے - کہ معاصر موصوف کے قرار دادہ اسباب اُصولی اور بنیادی ہرگز نہیں ہیں ؛

اس میں شک نہیں کہ سرحدی لوگوں کی طبائع میں جنگجوئی بے باکی و حرص وغیرہ کا مادہ ایک بڑی حد تک پایا جاتا ہے اور ان کی خصوصیاتِ نسل ان کی طرزِ معاشرت ان کی ملکی کیفیات اور گرد و پیش کے حالات بھی بہت کچھ اسی کے متقاضی ہیں - چنانچہ دیگر ممالک کی سرحدی اقوام کا بھی قریب قریب یہی نقشہ دیکھا جاتا ہے - لیکن دوسری طرف جب یہ امر مسلمہ ہے کہ تعلیم و تربیت اور صحیح اصول مذہبی کی رہنمائی و امداد سے دُنیا کی جاہل ترین بلکہ وحشی سے وحشی نسل ہائے انسانی بھی بتدریج اصلاح پذیر ہو کر شائستگی و صلاحیت امن پسندی و مدنیت کے زیور سے آراستہ ہو جاتی ہیں تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ محض فلاں و فلاں مکانی یا زمانی تحریکیں ہی سرحدیوں کی شوریدہ سری کا سبب اصلی ہیں جن کے دُور ہونے سے قبائل مذکورہ کا طرزِ عمل بدل سکتا ہے ؛

جب جنگ یورپ چھڑی ہوئی نہ تھی تب بھی ان قبائل سے امن شکن حرکات کم و بیش سرزد ہوتی ہی رہتی تھیں جب سامان حرب اُن کے پاس اسقدر نہ تھا جتنا کہ اب بیان کیا جاتا ہے - تب بھی یہ لوگ کسی معقول مدت تک چین سے نہیں بیٹھے - پھر مذہبی جوش اور سریع الاعتقادی - حرص و جہالت وغیرہ خصائل ذمیمہ سے متصف اور بھی بہت سی قومیں اور قبیلے اسی ملک میں بھرے پڑے ہیں - مگر انکی نسبت تو اس قسم کے تشویش خیز واقعات کبھی سُننے میں نہیں آتے یا اگر مقامی و اتفاقی طور پر کبھی کبھی اس قسم کے کوئی ناگوار حالات بعض حصص ملک میں وقوع پذیر ہوتے بھی ہیں تو اتنے زیادہ وحشت آمیز نہیں ہوتے جیسے ان سرحدیوں کی حرکتیں - اور جس حد تک بھی وہ مستوجب ملامت یا قابل مواخذہ ہوتے ہیں - انکے بھی بنیادی اسباب حقیقت میں وہی ہیں جو ہم سرحدیوں کے متعلق بتلانا چاہتے ہیں ؛

ہم اوپر عرض کر آئے ہیں کہ تعلیم و تربیت اور صحیح اُصول مذہبی کی رہنمائی سے پرلے درجہ کے جاہل و وحشی لوگ بھی سچ مچ کے انسان بن سکتے ہیں - اسی کی توضیح مزید میں یہاں ہم یہ بھی بتلانا چاہتے ہیں کہ شمال مغربی سرحد ہندوستان کے قبائل میں انکے موجودہ خطرناک رویّہ کا بڑا سبب

حقیقی تعلیم اسلام سے بیگانگی

ہے - اور اسکے دوسرے درجہ پر انکی مطلق العنانی - اگر کسی طرح ان کے غلط اعتقادات کی اصلاح ہو کر یہ امر ذہن نشین ہو جائے کہ اسلام جسکے لئے انکے قلوب میں بظاہر ایک گہری حمیت اور جوش پایا جاتا ہے - فتنہ و فساد کی باتوں اور کاموں سے بالکل بیزار ہے وہ کسی حال میں روا نہیں رکھتا کہ کوئی فرد بشر اسکی پیروی کا ادعا کرتے ہوئے صلحکاری و سلامت روی کے خلاف زندگی بسر کرے تو باوجود ان تمام نسلی و مقامی خصوصیات کے جو آج انکی جنگجوئی اور وحشت کی ذمہ وار قرار دیجاتی ہیں - وہ بالیقین اپنے فطری جذبات کو ضبط کر کے بھی صلح شعار و امن دوست بن سکتے ہیں ؛

پھر قطع نظر اس سے کہ اصول و احکام اسلام سے بیگانگی یوں بھی ہر جگہ ہر زمانہ اور ہر نسل کی عملی زندگی میں موجب تباہی یا انحطاط و خطرات ہوتی ہے - بدقسمتی سے ان سرحدی قبائل کے دلوں میں یہ جو بُرا نا غلط اور اندیشناک عقیدہ سمایا ہوا ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ جنگ و جہاد ایک کار ثواب ہے اور موجب ترقی اسلام اور خوش نصیبی سے اس زمانہ میں اس کا زہریلا مواد اندر ہی اندر بڑھنے کے بجائے وقتاً فوقتاً نکلتا ہی رہتا ہے - اُسنے لوگوں کے دینی و دنیوی تمام امور زندگی پر بڑا زبون اور نامبارک اثر ڈالا ہے - بدقسمتی تو اس لئے کہ یہ شورش انگیزی کی سپرٹ پیدا کرنیوالا اعتقاد اصل میں سراسر غلط اور منافیٔ اسلام ہے - اور خوش نصیبی ہمنے اس وجہ سے کہا کہ جن امام مہدیؑ کے ظہور سے اس قسم کی بیہودہ توقعات وابستہ کی جاتی ہیں کہ وہ کفار پر "دبزن" بولتے ہوئے آئیں گے - اور بزور شمشیر دنیا میں اسلام پھیلائینگے - وہ خدا کے فضل سے اسی سرزمین ہند میں ظاہر بھی ہو چکے - اور انہی کی پاک تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا ایک معقول حصہ ظاہر داری و ریاکاری کے طور پر نہیں - مجبوراً اور مصلحتاً نہیں - "عصمت بی بی از بے چادری" کے طور پر دبے دبائے نہیں بلکہ سچے دل سے اپنا دین ایمان سمجھ کر پوری بصیرت اور انشراح سے آپ کو عین اسلام مانتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ دنیا میں اعلان کرتے ہیں کہ جو آنے والا تھا آ چکا - کسی خونی مہدی کا انتظار بیکار ہے - موعود مہدی کا فرض جہاں اور بہت سی باتوں میں مُسلمانوں کی اصلاح و ہدایت تھا - انہی میں سب سے پہلا کام اس امر کی حقیقت ظاہر کرنا بھی تھا کہ خود وہ (مہدی) کون اور کیسا ہو گا - کس طرح کیا کچھ خدمت دینِ حق کی انجام دیگا تو گویا مہدی کے متعلق غلط عقیدہ لوگوں میں تھا تو پہلے بھی ایک مُدّت سے مگر اس زمانہ میں خدا نے اسکی اصلاح کا بھی سبب پیدا کر دیا ہے جو کچھ کم خوش نصیبی نہیں ہے - چنانچہ احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عین وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آ کر ظہور مہدی و مسیحؑ کے متعلق تمام غلط فہمیاں اور بد اعتقادیاں مُسلمانوں اور تمام دنیا پر عقلی و نقلی ہر طریق سے بخوبی ظاہر کر دیں فالحمد للہ ؛

بس ایک سرمدی تریاق کی شورش کیا تمام مفاسد زمانہ کا علاج اور تمام دینی و دنیوی زہروں کا تریاق آج صرف مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ (علیہ السلام) کا مبارک وجود ہے۔ جس سے وابستہ ہو کر کیا اعتقادی کیا عملی سب تاریکیاں بفضل خدا دور ہوتی ہیں ۔

جو لوگ مسیح موعودؑ پر ایمان لائینگے وہ ظاہر ہے کہ احکام اسلام پر بھی کار بند ہوں گے۔ قرآن کریم کو بھی مقدم رکھیں گے جسکی پاک تعلیمات میں درستی عقائد۔ حصول علم۔ اصلاح اخلاق و معاشرۃ وغیرہ ساری باتیں آجاتی ہیں۔ جن کے فقدان سے کوئی قوم یا قبیلہ مسلمان کہلا کر بھی حرکات جہالت یا وحشت کا مرتکب ہو سکتا ہے ۔

لہذا ہماری رائے میں خواہ ہمعصر یا یونیر ہو یا دیگر امن دوست ملکی و قومی اخبارات یا خود عمال سلطنت ہوں۔ جس کسی کی بھی آج یہ خواہش ہو کہ اپنائے ملک و ملت میں صلحکاری دنیا کے روا داری پھیلے۔ اور وہ مفسدہ پردازی کے خطرناک خیالات سے پاک رہیں۔ اس کا فرض اولین یہ ہے کہ مہدی موعود کے متعلق جو غلط عقیدہ لوگوں کے دلوں میں جما ہوا ہے۔ اسکی اصلاح میں سلسلہ احمدیہ کا ہاتھ بٹائے۔ جس کے بنیادی اصولوں میں سے ہے کہ اسلام ایسے مہدی کی کہیں توقع نہیں دلاتا جس کا شن امن شکن ہو۔ نیز یہ کہ فرمانروائے وقت کی خیر خواہی و اطاعت رعایا کا فرض ہے۔ اور کہ سچا دین اپنی خوبیوں اور پاک تعلیمات کے زور سے پھیلا کرتا ہے وہ اپنے فروغ و ترقی کے لئے کسی تیغ و تفنگ کا محتاج نہیں۔ پھر یہ کہ مسلمانوں کا موجودہ ادبار کسی کی محکومی کا نتیجہ نہیں بلکہ قرآن کریم کو چھوڑ دینے کا خمیازہ ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی جو چند بچی کھچی حکومتیں اس وقت موجود ہیں وہاں بھی انکی قومی فلاکت۔ زوال اور افسوسناک حالت اسبات کی ایک زبردست شہادت ہے۔ کہ اقوام یا افراد کی تباہی و بربادی کہیں باہر سے نہیں آیا کرتی۔ بلکہ انکی اپنی ہی اعتقادی و عملی خرابیوں۔ غفلتوں اور غلط کاریوں کا نتیجہ ہوتی ہے ۔

خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اصل نشاۃ اسلام کی طرف آئیں۔ اور دونو جہان میں فلاح پائیں ۔ آمین

علاقہ تھرپارکر (سندھ) کی عبرت انگیز حالت

ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ علاقہ مندرجہ عنوان میں امساک باران کی وجہ سے یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ مال مویشی کے لئے چارہ ڈھونڈا نہیں ملتا۔ ہزارہا مویشی بھوکے مر رہے ہیں۔ سو سو روپے قیمت کے بیل بھینس پانچ پانچ کو بک گئے۔ یہ حالت ہی کچھ کم افسوسناک نہ تھی مگر وہاں تو بعض والدین اپنی لخت جگر بیٹیوں کو بھی پیٹ کی خاطر بیچنے لگے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک قحط زدہ نے اپنی جوان ۱۶ سالہ لڑکی تیس روپے میں فروخت کر دی۔ ایک اور شخص نے نو برس کی بچی صرف ۲ روپے اور چار روٹیوں کے عوض اپنے سے جدا کر دی اولاد کی مامتا دنیا میں مشہور ہے۔ مگر اس مصیبت کا خیال کیجیو۔ جس نے لوگوں سے اس زبردست جذبہ فطری کو بھی بالائے طاق رکھوا دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے ۔

کہیں طوفان باران تباہی لا رہا ہے کہیں خلق اللہ پانی کی بوند کو ترستی ہے۔ کہیں وبائی امراض بستیوں کو ویران کر رہے ہیں پھر ہندوستان کی طرح دنیا کے دوسرے ممالک بھی اس وقت کسی نہ کسی مصیبت اور تشویش میں مبتلا ہیں۔ غرض دنیا ایک زلزلہ عظیمہ سے جھنجھوڑی جا رہی ہے۔ اور جیسا کہ خدائے تعالیٰ کے راستباز مسیح موعودؑ نے آج سے کئی سال قبل آنے والے عذاب کی نسبت خبر دی تھی کہ ع

ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانیکو ہے

فی الواقعہ تمام کرہ ارض کے بسنے والوں پر کسی نہ کسی رنگ میں الٰہی وعید پورا ہو کر اس مامور برحق کی صداقت ظاہر کر رہا ہے کاش! دنیا اور خصوصاً اسلام کی نام لیوا قوم خوف خدا کو دل میں جگہ دے اور سوچے کہ عذاب الٰہی کب اور کیوں خلق اللہ پر نازل ہوا کرتا ہے ؟

انجمن اشاعت الصلوۃ

اس نام کی ایک انجمن لکھنؤ میں قریباً سال بھر سے قائم ہے۔ اگرچہ قبل ازیں اس کا ذکر کہیں دیکھنے سننے میں نہیں آیا۔ اسکی غرض مختلف وسائل سے لوگوں کو نماز کی طرف راغب کرنا ہے۔ چندہ وغیرہ کوئی نہیں لیا جاتا۔ لوگ اس میں آنریری طور پر کام کرتے ہیں۔ نماز کی ترغیب تو بہر حال ایک کار خیر ہے مگر مسلمانوں کے واسطے اس وقت ایک بڑا غور طلب امر تو یہ ہے کہ انہیں سے جو لوگ کم و بیش پابند صوم و صلوۃ ہیں۔ انکی یہ عبادات کہاں تک اپنے مدعا کو پورا کرتی اور انکی زندگی پر خاطر خواہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ نماز کی نسبت تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ وہ انسان کو بدیوں سے بچا کر متقی بنا دیتی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہزارہا مسلمان کہلانے والے خاصے التزام کے ساتھ نمازیں بھی ادا کرتے ہیں۔ اور پھر بڑی بے باکی و شوق سے بعض لغویات بلکہ معاصی و منکرات میں بھی حصہ لیتے ہیں یہ صورت حال صریحاً اسبات کا ثبوت ہے کہ انکی نمازیں اصل صحیح معنوں میں نمازیں ہی نہیں ورنہ انکی وہ تاثیر نہ ظاہر ہوتی جو خود خدائے تعالیٰ کی مقرر کردہ ہے اور خدا سے بڑھ کر کس کی بات بچی اور سچی ہو سکتی ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ زمانہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور حضرت **مسیح موعود** و مہدی آخر زمان علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔ اس میں جب تک کہ کوئی اس کے دامن سے وابستہ نہ ہو۔ عبادات کی حقیقت اور اسکے ثمرات کو پا نہیں سکتا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جنہوں نے اب تک اسکی دعوت کو قبول نہیں کیا انہیں کے بعض خواص بھی جو اپنے رنگ میں بظاہر بڑے متقی و پرہیزگار معلوم ہوتے ہیں۔ انکی اخلاقی و روحانی حالتیں تاریک ہیں۔ امور دین میں فراست و بصیرۃ انہیں چھو نہیں گئی۔ کیونکہ دراصل انکے اندر تقویٰ و پرہیزگاری مسلمانی و دینداری کی جیتی جاگتی روح اور مغز کوئی نہیں۔ صرف جسد بے روح یا قشر بے مغز کی طرح رسم و عادات کے پابند بنے ہوئے ہیں۔ سچ ہے خدائے تعالیٰ کے فرستادوں کو رد کرنے میں تقویٰ کہاں ؟ اور دینداری و عبادت کے ثمرات کیسے ؟

ہم کارکنان انجمن مندرجہ عنوان کو ازراہ دلسوزی نیک صلاح دیتے ہیں کہ اگر ان کے دلوں میں فی الواقع دین اسلام کا کچھ درد ہے تو سب سے پہلے مسیح موعود کے بارہ میں تحقیق کریں کہ ایسا عظیم الشان دعویٰ۔ پھر اتنے زبردست نشانات کے ساتھ غلط کیونکر ہو سکتا ہے ؟ اور اگر وہ سچا ہے۔ جیسا کہ فی الواقعہ سراسر صدق و حق ہے تو پھر اس کا انکار مسلمانوں کے واسطے کس طرح موجب فلاح و نجات ہو سکتا ہے ؟ قرآن کریم کو تدبر سے پڑھیں اسمیں کاذب و صادق کے پرکھنے کی معیار موجود ہے کہ خدا تعالیٰ سچوں کی تائید و نصرت فرمایا کرتا ہے اور مفتری و کاذب کبھی فلاح یاب نہیں ہوتے ۔

قصص باطلہ

نمبر ۲

پہلے نمبر میں آدمؑ کے جنت سے نکالے جانے کے متعلق بعض آیات قرآنیہ سے مشہور عام عقیدۂ باطلہ کی تردید کی گئی تھی۔ اب ہم بقیہ آیات پر بھی غور کرتے ہیں۔

سورہ دخان میں آتا ہے کہ اہل جنت کو فلاں و فلاں انعام ملینگے از انجملہ ایک یہ بھی انعام ہے کہ لایذوقون فیہا الموت الا الموتۃ الاولیٰ ووقٰھم عذاب الجحیم ۔ فضلا من ربک ذالک الفوز العظیم یعنی اہل جنت پر موت نہیں آئیگی مگر وہی پہلی موت جو ایک دفعہ دنیا میں آچکی اور خدا تعالےٰ انکو عذاب جحیم سے بچائیگا یہ فضل ہے تیرے رب کی طرف سے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ پس جب اس جنت سے نکلنا اور اس میں نہ مرنا غیر ممکن ہے تو اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو یہ ماننا پڑیگا کہ آدم علیہ السلام اس وقت تک جنت میں زندہ موجود ہیں۔ اور ابھی تک اس سے نہیں نکلے جو بالبداہت غلط ہے کیونکہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے نبی آدم کو مخاطب کرکے یہ فرمایا ہے فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون اور ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین یعنی اسی زمین ہی میں تم جیو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے اور دوسری آیت میں فرمایا کہ زمین ہی تمہارے لئے جائے قرار ہے اور متاع ہے ایک خاص وقت تک اور بموجب آیت کل نفس ذائقۃ الموت اور اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنی ہر نفس پر موت آئیگی اور کوئی شخص بھی اس سے رستگاری نہیں پا سکتا خواہ کہیں کیوں نہ ہو۔ اس لئے آدمؑ بھی زندہ نہ ہوئے۔ اور یا بصورت دیگر یہ ماننا پڑیگا کہ اس جنت میں انکو موت کا پیالہ پینا پڑا۔ اور چونکہ اس جنت میں موت کا آنا بموجب آیت لا یذوقون غیر ممکن ہے لہذا ماننا پڑیگا کہ وہ اس جنت سے نہیں نکالے گئے اور پھر جب جنت میں موت کا نہ آنا اور اس سے نہ نکالا جانا فضل اور فوز العظیم بتایا گیا ہے تو یہ دونو باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں کہ اہل جنت پر موت کا عالمگیر قانون بھی نفاذ پذیر ہو جائے اور پھر وہ فضل و فوز عظیم کے بھی وارث ہو جائیں۔ پس ثابت ہوا کہ یہ عقیدہ بالکل غلط اور بے حقیقت ہے ورنہ قرآن کریم کے آیات میں تناقض اور تعارض ماننا پڑیگا اور یہ ایک مومن کی شان سے بعید ہے کہ خدا کی کتاب کے متعلق ایسا خیال کرے۔

پھر سورۃ القمر میں خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے ان المتقین فی جنٰت ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر متقی جنت میں مالک مقتدر کے پاس صدق کے مقام میں رہینگے۔

متقیوں کی جب یہ تعریف ہے کہ وہ صدق اور راستی کے مقام میں مالک مقتدر کے پاس ہونگے تو اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد اس سے انکا نکلنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے بالغرض اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ اس مقام سے نکالے بھی جا سکتے تو نعوذ باللہ وہ مقام صدق نہیں رہتا بلکہ کچھ اور ہی ہو جائیگا کیونکہ صدق ہمیشہ لاتبدیل ہوتا ہے اس میں تغیر و زوال راہ نہیں پا سکتا۔ علاوہ ازیں مقعد صدق کا ملیک مقتدر کے پاس ہونا اور بھی اس کے دوام کو تقویت دیتا ہے اس لئے کہ انسان مقعد صدق میں ملیک مقتدر کے پاس ہو اور پھر شیطان اس پر قابو پا سکے یہ ناممکن ہے کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے ان کید الشیطٰن کان ضعیفا کہ شیطان کی تدبیر نہایت کمزور ہوتی ہے جب انسان کے مقابل میں اس کی تدبیر ایسی کمزور اور ضعیف ہے تو وہ خدا کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے کہ اس کی حمایت کے ہوتے انکو وہاں سے نکال سکے۔ پھر شیطان ملعون تو خدا کے پاک باز انسانوں سے ایسا مرعوب ہوتا ہے کہ وہ خود کہتا ہے کہ خدا کے پاک بندوں پر میرا تسلط اور قبضہ نہیں اسی پر بس نہیں بلکہ خود خدا تعالےٰ بھی وعدہ کے طور پر یوں فرماتا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان کہ میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں ہو سکتا اس کے پاک بندوں کے مقابلہ میں اس کی تدبیر ضعیف اور کمزور ہے اور وہ ان پر تسلط اور دبدبہ نہیں بٹھا سکتا تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ خبیث روح خدا کے مقابلہ میں دم مار سکے اور اس کا مقابلہ کرسکے کلید جنت اس قادر مقتدر خدا کے ہاتھ میں ہے تو بجز خدا کے اور کونسی زبردست ہستی ہے جو اس کے قفل کو توڑ سکے؟ یہ تو ہو سکتا ہے کہ شیطان انسانی تدابیر کے زنجیروں اور قفلوں کو توڑ دے لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ خدا کے باندھے ہوئے مضبوط زنجیروں اور قفلوں کو اپنے کید ضعیف سے توڑ سکے پس وہ لوگ جو شیطان کی تدابیر سے خدا کے زنجیروں اور قفلوں کے ٹوٹنے کا خیال اپنے ذہن میں جمائے بیٹھے ہیں۔ یقیناً خطرناک غلطی پر ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ یہ عقیدہ اپنے واعظوں سے نکالدیں ورنہ وہ خدا پر (معاذ اللہ) کمزوری کا الزام دینے والے ہونگے۔ پھر سورۃ ہود رکوع ۹ میں خدا تعالےٰ نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا مادامت السموات والارض الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ یعنی جو لوگ سعید اور نیک بخت ہونگے وہ ہمیشہ جنت میں رہینگے جب تک کہ زمین و آسمان رہیں گے مگر جو تیرا رب چاہے یہ ایک عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اس میں خلود فی الجنۃ کو دوام ارض و سماء کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے تو اخراج آدم عن الجنۃ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور جب اخراج ایک مسلم امر ہے تو ثابت ہوا کہ زیر بحث جنت وہ نہ تھی جو مرنے کے بعد ملتی ہے پھر عطاء غیر مجذوذ فرما کر اس عقیدہ باطلہ کی اور بھی صراحت سے تردید فرما دی اور کہا کہ اس جنت کو مسلوب خیال کرنا گویا میری عطا کو مجذوذ بنانا ہے۔ پس جس صورت میں کہ خدا تعالےٰ جنت کو نعمت غیر مقطوعہ فرماتا ہے یہ کسی طرح قابل تسلیم نہیں کہ اس کی وہی نعمت ایک بار ملکر پھر چھین بھی جائے + باقی آئندہ انشاء اللہ

دعوت الی الخیر

سنور میں تبلیغی لیکچر

ہمیر پور یوپی کے مشہور مبلغ جناب مولوی عبد الصمد صاحب

اپنے کامیاب دورہ پر سے واپس آتے ہوئے وطن مالوف سنور میں ٹھہرے۔ اور جماعت سنور کی خواہش پر آپ نے پہلے روز رات کے وقت الحمد شریف سے باہمی اتفاق و یک جہتی وغیرہ پر ایک موثر اور پر درد تقریر بیان فرمائی۔ اس کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام جماعت کو ہمیشہ مستعد رہنے اور مجموعی طاقت سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ساتھ ہی گورنمنٹ برطانیہ کی کامیابی اور فتح و نصرت کے لئے دعا کی گئی۔ اگلے روز سناتن دھرم۔ آریہ سماج اور مسلمانوں کو تبلیغ کی گئی۔ آریہ سماج کا وہ اعتراض جو انہوں نے چند روز پیشتر اسلام پر ایک جلسہ میں کیا تھا قطعی طور پر رد کر دیا یعنی یہ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پہلے کلمہ سے واقعی توحید ثابت ہوتی ہے۔ مگر محمد رسول اللہ سے (معاذ اللہ) شرک ثابت ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کو مشرک جیسا دل دکھانے والا کلمہ کہہ کر ان کی دل آزاری کی تھی مولوی صاحب نے خوب کھول کر اس پاک کلمہ کی تفسیر بیان فرمائی اور اعتراض کو اس طرح سے اڑا دیا جیسا کہ نور سے ظلمت بھاگتی ہے۔ بعد میں مذہب اور دھرم کی سچائی ثابت کرنے کیلئے آپ نے قرآن شریف سے تین اصول بیان فرمائے اور ہر ایک بڑے مذہب میں ان تینوں اصولوں کو بیان فرما کر محمد رسول اللہ کا سچا اور واقعی اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول اور نبی ہونا اور مسیح موعودؑ کا خدا کی طرف سے اس زمانہ کا اوتار اور نبی ہونا بیان فرمایا اور سناتن دھرم کی کتابوں اور پیشگوئیوں سے ثابت کیا کہ یہ زمانہ نش کلنک اوتار کا زمانہ ہے اور حضرت مرزا صاحبؑ اس زمانہ میں کرشن ہو کر آئے ہیں۔ اگلے روز اتوار کی صبح کو بازار میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے سامنے مذہب کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کے دس اصول قرآن شریف سے بیان فرمائے۔ کہ ہر ایک سچا مذہب ان دس اصولوں سے سچا ثابت ہو سکتا ہے اور یہ اصول ایسے ہیں کہ کوئی عقلمند آدمی اور کوئی مذہب ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ یہ سچے اصول ان کی کتاب اور شاستروں میں موجود ہوں یا نہ ہوں۔ تمام مذاہب کا مقابلہ و موازنہ کرتے ہوئے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا۔ نبیوں اور رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد صلعم کو بطور زندہ رسولوں کے پیش کیا اور خوب ہی واضح طور سے اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں لیکچر کے خاتمہ پر اہل ہنود اور غیر احمدی صاحبان تعریف میں رطب اللسان تھے مسلمان جزاک اللہ اور ہندو سچ ہے مہاراج پکارتے تھے۔ اور مسلمانوں کی آنکھوں سے خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ اسی دن اور رات کو غیر احمدیوں اور سناتن دھرم والوں کے سامنے اسلام کی خوبیاں اور برکات بیان فرمائیں اور آیت استخلاف سے موجودہ خلافت کا ذکر خیر فرمایا۔ اور کئی گھنٹہ تک ایک موثر تقریر فرمائی اگرچہ حاضرین کی تعداد قلیل تھی۔ پھر اگلے روز شام کو ہندوں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے سامنے اسلام کی سب سے بڑی خوبی بیان فرما کر تمام دیگر موجودہ مذاہب پر فوقیت ثابت کی۔ اور فرمایا کہ اس وقت ہر ایک مذہب میں فرقہ بندیاں ہیں اور ساتھ ہی ایک ایک الہامی کتاب سے سند پکڑتا ہے مگر ان مذاہب کے فرقوں سے اختلاف اور دشمنی نہیں جاتی مولوی صاحب نے کل مذاہب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خواہ وہ ہندو مت ہو آریہ دھرم ہو مسیحی یا موسوی ہو یا کوئی اور مذاہب ہو۔ کوئی اس باہمی اختلاف اور فرقہ بندی کو دور کرنے اور ایک زنجیر میں جکڑ دینے کا علاج مہیا کر سکتا ہے! نہیں ہرگز نہیں۔ باوجودیکہ ان کے ہاں الہامی کتابیں موجود ہیں۔ باوجودیکہ ان کے ہاں نبی اوتار رشی منی ہو چکے ہیں باوجودیکہ ہر ایک اپنے تئیں سچا اور راستی پر سمجھ کر دوسرے فرقوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان تمام اسباب کی موجودگی میں بھی وہی اختلاف چلا جاتا ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئیے کیونکہ کوئی فیصلہ کرنیوالا نبی ان کے ہاں پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیا کوئی اس کا علاج بنا سکتا ہے؟ ہاں اس کا علاج ضرور ہے اور ضرور ہے وہ صرف اسلام میں اور قرآن شریف میں موجود ہے کہ جب دنیا کی یا کسی قوم کی ایسی عبرتناک حالت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ صراط مستقیم سے دور چلے جاتے ہیں تو اس وقت خدا تعالےٰ دنیا کی اصلاح کے لئے نبی رسول۔ مجدد۔ اوتار مبعوث فرمایا کرتا ہے اور دوسرے سب مذاہب میں اس کا دروازہ بالکل بند اور مسدود ہو گیا ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور خود وہ بھی مانتے ہیں۔ ہاں اسلام میں ہی یہ زندہ کرامت موجود ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اس اختلاف کو مٹانے کے لئے مجددوں اور حجوں کو فیصلہ دینے کے لئے ایسے عظیم الشان انسان پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور پیدا کرتا رہیگا جو تمام بری اور تباہ و برباد کرنے والی باتوں کی جگہ نیک۔ اچھی اور احسن تعلیم دیتے ہیں اور ہر وقت قرآن شریف کی اس سچائی کا زندہ ثبوت ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خواہ وہ ہندوں سے کیا ہو۔ مجوسیوں یا یہودیوں سے کیا ہو۔ عیسائیوں یا مسلمانوں سے کیا ہو ایک شخص کو **مسیح موعود و مہدی مسعود**۔ امام وقت اوتار اور نبی بنا کر کل دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ وہ اس مریض دنیا کا علاج بتائے۔ اور ان کے باہمی لڑائی و فساد۔ باہمی بغض و عداوت باہمی رنج و تعصب اور باہمی کتا چھینی کو دور کر کے ایک ہی لڑی میں پرو دے خدا تعالےٰ سے ملانے اور ان کی ابدی نجات کا باعث ہو۔ پھر مولوی صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات اور ان کی قبر کا سرینگر میں موجود ہونا بیان فرما کر آریہ سماج اور ویدک دھرم کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ اور فرمایا کہ آریوں کا ایک بڑا دھرماتما لیڈر لیکھرام کے نام سے مشہور تھا اس نے اپنی کلیات میں لکھا ہے کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے اور خدا مجھ سے بولتا اور کلام کرتا ہے حالانکہ یہ بات آریہ سماج اور ویدوں کے بالکل ہی خلاف ہے کیونکہ انکے نزدیک خدا صرف ابتدائے دنیا میں ایک دفعہ بولا ہے اور ایک ہی دفعہ الہام کیا ہے اور نہ اب وہ بولتا ہے اور نہ کلام کرتا ہے اور جو کوئی ایسا دعوےٰ کرے اسکو مفتری اور کاذب خیال کیا جاتا ہے۔ اب اس سے معلوم ہوا کہ یا تو پنڈت لیکھرام۔ مدعی الہام سچا ہے اور وید اور آریہ سماج اور اس کے بانی جھوٹے ہیں۔ یا یہ کہ پنڈت لیکھرام کاذب مفتری ہے اور وہ سچے

تپ دق کے متعلق ایک ڈاکٹر کی تحقیقات

ڈاکٹر لنکاسٹر ایک مسیحی مشنری ہیں جن کی عمر کے ۲۳ سال ڈاکٹری کے ذریعہ تبلیغ عیسائیت میں گذرے ہیں وہ امراض سل و دق کے ماہر کامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن نے ان کو تپ دق کے متعلق تحقیق و تدقیق کے لئے خاص طور پر منتخب کیا تھا۔ اس مدعا کے لئے انہوں نے چھ ماہ کی مدت میں بیس ہزار میل کی مسافت طے کی ہے اور ہندوستان کے مختلف اقطاع میں پھر کر اس موذی مرض کے پھیلنے کے وجوہ کا نہایت دقت نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ حال میں انہوں نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کے روبرو پیش کی ہے جو مناسب موقع پر گورنمنٹ کی طرف شائع کردی جائیگی۔ ڈاکٹر موصوف کی تحقیق کا ماحصل یہ ہے کہ تپ دق ایک کیڑے سے پیدا ہوتا ہے یہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ اگر دس ہزار کیڑے برابر رکھے جائیں۔ تو ان کا طول ایک انچ ہوگا۔ دق کے کیڑے اکثر بیماروں کی تھوک میں ہوتے ہیں۔ جو تھوک کے خشک ہونے پر گرد کے ساتھ ہوا میں اڑتے ہیں۔ یا زمین پر بکھر جاتے ہیں۔ چھوٹے بچے جو زمین پر کھیلتے پھرتے ہیں۔ ان سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔ اور ان کے گلے میں گلٹیاں اور خنازیر وغیرہ کا موجب دراصل یہی کیڑے ہوتے ہیں۔ اگر یہ کیڑے کھانے یا سانس کے ذریعہ سینے کے اندر چلے جائیں تو مرض دق پیدا کر دیتے ہیں۔ اور گلٹیاں اور خنازیر بھی انجام کار دق کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔

قوی اور تنومند لوگ دق کے کیڑے پر غالب آجاتے ہیں مگر کمزور اور نحیف اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مرض لاعلاج ہے لیکن یہ خیال غلط ہے۔ ہم تدابیر حفظ ماتقدم کے ذریعے اس سے بچ سکتے اور ابتدا میں علاج کرنے سے ان سے نجات پا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے خیال میں حسب ذیل تدابیر اختیار کرنے سے ہم تپ دق کے جراثیم کے حملہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں

۱۔ در و دیوار اور فرش پر تھوکنا قطعاً بند کر دینا چاہیئے اور مریض دق کو تو ہرگز اگالدان یا مٹی کے پیالے کے سوائے جس میں راکھ بھری ہوئی ہو۔ اور کہیں بھی نہیں تھوکنا چاہیئے اس تھوک کو بعد ازاں آگ کے ذریعہ جلا دینا چاہیئے۔

۲۔ رات کو منہ پر چادر یا توشک اوڑھ کر نہیں سونا چاہیئے پیر گرم رکھو جسم گرم رکھو۔ اور سر پر کپڑا لپیٹ لو۔ مگر ناک اور منہ کو تازہ ہوا کے لئے ہمیشہ کھلا رکھو کہ ان کے لپیٹنے سے صحت پر مضر اثر پڑتا ہے۔

۳ سونے کے کمرے کی کھڑکیاں بند نہیں رکھنی چاہئیں۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ سردی میں کھڑکی کھلی رکھنے سے زکام یا سردی لگ جائیگی۔ بلکہ تازہ ہوا میں سانس لینے سے مرض دق بہت کم ہوتا ہے

۴۔ مستورات کا موجودہ پردہ بھی بہت کچھ اس مرض کا باعث ہے پردہ کرو اور ضرور کرو۔ مگر برائے خدا عورتوں کو کھلی اور تازہ ہوا سے تو محروم نہ رکھو۔

۵۔ ہمیشہ ہوادار مکانوں میں رہنا چاہیئے۔ اگر کسی گھر میں کھڑکی نہ ہو۔ تو اس گھر کو چھوڑ دو۔ تاکہ مالکان مکان اچھے ہوا دار گھر بنائیں۔

۶۔ اولاد کی خواہش کس کو نہیں ہے۔ مگر افسوس۔ کہ اس نعمت کو ہم اپنے ہاتھوں سے برباد کرتے ہیں۔ انگلستان میں زچہ خانہ کے لئے سب سے عمدہ جگہ مقرر کرتے ہیں۔ وہاں قابلہ عورتیں نہایت صاف ستھری ہوتی ہیں۔ جنانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو نہ صرف پانی بلکہ کاربولک صابن سے صاف کرتی ہیں۔ زچہ کو صاف کپڑے پہناتی ہیں۔ مگر یہاں کے دولتمند گھروں میں بھی یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ گھر کی سب سے خراب اور میلی کوٹھڑی زچہ خانہ کے لئے رکھی جاتی ہے۔ اور اگر اتفاق سے اس تاریک کوٹھڑی میں کوئی کھڑکی بھی ہو۔ تو اسکو نہایت حفاظت سے میلے کچیلے کپڑوں سے بند کر دیتے ہیں۔ اور اس بات کی احتیاط کی جاتی ہے۔ کہ تازہ ہوا کے لئے کوئی سوراخ کھلا نہ رہے۔ اور بیچاری زچہ کو اس حالت میں آٹھ دس روز بلکہ اس سے بھی زیادہ دن کاٹنے پڑتے ہیں۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے۔ کہ ایسی غلیظ اور گندی کوٹھڑیوں میں تمھارے گھر کی امیدیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بیہودہ رسم کو فوراً ترک کر دینا چاہیئے کیونکہ اکثر عورتیں محض انہی وجوہ سے بچے کی پیدائش کے بعد تپ دق میں مبتلا ہو جاتی ہیں ڈاکٹر لنکاسٹر کا یہ خیال بالکل صحیح ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بارہ میں کوئی قانون نافذ نہیں کر سکتی۔ اس لئے اہل ہند کو خود اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب کو امید ہے کہ عنقریب ہندوستان میں ایک "نیشنل ہیلتھ ایسوسی ایشن" کی بنیاد رکھی جائیگی جس میں تمام تعلیم یافتہ اصحاب کو حصہ لینا چاہیئے ہم کو امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کی مفصل رپورٹ جب شائع ہوگی۔ تو اس سے ملک کو بہت فائدہ پہنچیگا۔ سردست ہندوستانیوں کو متذکرہ صدر ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپکو اور اپنے بال بچوں کو و خاندانوں کو اس مہلک مرض سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (وکیل)

جنگ کے صدمیں ٹرگی - البانیہ تمام سربی ویونانی علاقہ مقدونیہ - جدید سربیہ وسلانیک اور قوالہ - کل بلغاریہ کے حوالے کئے جانے ٹھہرے ہیں -

آسٹریا کے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے بلغراد کے بازاروں میں ایک جان توڑ لڑائی ہوئی بعد میں شہر پر جرمنوں کا قبضہ ہوگیا - (غنیم کی ڈینگ ہے - اس کی اصلیت نہیں معلوم کیا ہے) پیٹروگراڈ میں تخمینہ کیا گیا ہے کہ جرمن تسخیر ڈوینسک کے کام پر ۷ لاکھ کی جمعیت لگا نیکا بندوبست کر رہے ہیں -

روسی سپاہ نے ایک معرکہ شدید میں دشمن کے ۲۸۷۰ آدمی قید کئے اور برٹش آبدوزوں نے بحیرہ بالٹک میں جرمن ساحل پر غنیم کا سلسلہ رسد رسانی تباہ کر دیا -

بقیہ دعوت غرضیکہ ایک جھوٹا ٹھہرتا ہے اور ایک سچا - اب آریہ سماج سے عرض ہے کہ فیصلہ دے - ہاں ایک اور بات یہ ہے کہ لیکھرام نے نہ صرف اپنے ہی مفتری اور کاذب ہونے پر مہر لگائی بلکہ ویدوں اور ویدک دھرم کو بھی ہمیشہ کیلئے جھوٹا ثابت کر دیا - کیونکہ اس نے لکھا تھا کہ مجھکو خدا نے خود خبر دی ہے کہ مرزا صاحب (مدعی نبوت) تین سال کے اندر اندر فوت ہو جائینگے اور اگر فوت نہ ہوئے تو میں جھوٹا اور ویدک دھرم جھوٹا - اسلام سچا اور مرزا صاحب سچے - آخر دنیا جانتی ہے کہ کیا نتیجہ ہوا - لیکھرام نے مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ادھر ویدک دھرم اور خود اپنے کاذب ہونے پر ایسی مہر لگائی کہ اب کسی طرح بھی نہیں ٹوٹ سکتی - اور قیامت تک فیصلہ کر گیا - لیکچر کے آخر میں گورنمنٹ کیلیے دعا کی گئی خدا اسکو فتح اور نصرت دے اور صراط مستقیم کی توفیق دے لیکچر خدا کے فضل وکرم سے خوب ہی کامیاب اور شاندار لیکچر تھا - تمام سامعین محو حیرت ہو کر خاموشی سے سنتے رہے اور اپنے سروں کو کامیابی کے ثبوت کیلئے دوران لیکچر میں بار بار ہلاتے تھے اور کل صاحبان ایک عمدہ اثر لے کر گئے - فالحمد للہ -

پھر اگلے روز ایک نزدیک کے گاؤں میں تبلیغ کیلئے ایک مشن روانہ ہوا اور جہاں دو آدمی احمدی ہیں اور ایک اچھے واقف کار حافظ صاحب سے گفتگو ہوئی جو کہ ہمارے

فہرست نومبائعین

اللہ رکھا - ٹگولہ - گورداسپور	اللہ رکھی - بلب گڈہ - بلب گڈہ
مسمات رحم بی بی - گجرات	بھولی - // //
غلام رسول - //	دولت // //
برکت علی - //	رسولان بی بی //
عائشہ بی بی - بلب گڈہ بلب گڈہ	سردار بی بی // //
محبوب علی - // //	مولوی نور محمد - گجرات
احمد - // //	سلطان محمد - فیروزپور
جوہر - // //	جلال الدین - لائل پور
کریم - // //	فخر الدین - بھرت پور
نعمت علی شاہ - جے پور	میزان ۱۹ -

فہرست وصایا

بابت ستمبر ۱۹۱۵ء

۹۹۰ صاحب جان - والدہ مرحومہ بابو برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ - اپنے زیور قیمتی نوسو روپے کا دسواں حصہ مبلغ لعہ ۹۰ روپے ادا کر دیا اور شملہ میں فوت ہوئی اور بابو برکت علیصاحب نے اپنی والدہ کی نعش بمصارف کثیر قادیان لاکر مقبرہ بہشتی میں مدفون کی اور حسب چندہ شرط اول ادا کیا -

۹۹۱ سید حسن شاہ ولد سید فضل شاہ ساکن مدینہ ضلع گجرات بعد وفات جس قدر جائداد ما بعد اس کے دسوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اب موجودہ جائداد زمین قیمتی دوصد روپیہ اور ایک مکان مشترکہ تین بھائیوں کا ہے -

۹۹۲ محمد اسمٰعیل ولد وسیل احمد ساکن نسبلہ تحصیل رو پڑ ضلع انبالہ اسٹیشن ماسٹر بصیر پور ضلع منٹگمری میرا روپیہ پراونڈ فنڈ ریلوے میں جمع ہے اور زمین بھی مشترکہ ہے بعد وفات میرے جملہ جائداد متروکہ کے دسوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی -

۹۹۳ مریم بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل ولد وسیل احمد ساکن نسبلہ میرے زیور قیمتی تقریباً ایکہزار روپے دسواں حصہ بعد وفات انجمن وصول کر لیوے -

۹۹۴ محمد قاسم ولد غلام نبی قریشی ساکن لالہ موسٰی ضلع گجرات میرے موجودہ جائداد ال ۱۶۵۰ اور مربونہ اراضی مالیتی ۱۴۵ کی ہے - اور میری گریجوٹی ۲۵۹۴۲ / ۲۹۶۵۷ جو ریلوے دفتر میں ہے مرنے کے بعد معہ زائد ترکہ صدر انجمن احمدیہ اس کے دسوین حصہ کی مالک ہوگی -

۹۹۵ امیر بخش المعروف گہیسٹا ولد الہ جوایا گکرزئی ساکن سویا ہزار ایک ہزار دوسو کے جائداد مشترکہ حصہ ساوی کے ۱/۸ حصہ کے وصیت کئے زندگی میں فروخت کی جاوے یا بعد وفات معہ زائد ترکہ حصہ وصیت کردہ وصول کیا جاوے

۹۹۶ محمد فاضل شاہ ولد ولایت شاہ سید ساکن پنجوڑیاں ضلع گجرات موجودہ جائداد مالیتی ۲۵۰ کا دسواں حصہ بعد وفات معہ ترکہ زاید ورثہ سے وصول کیا جاوے

۹۹۷ گل حسن ولد ولایت شاہ // مالیتی ۲۴۰ کا // // //

جرمن جاسوسی کے خلاف روس میں عام رائے روزبروز بڑھتی جاتی ہے ان جاسوسوں کی عیاری کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ علاقہ کو ونو مین جو جرمن کا شکار ترک وطن کر کے بہت عرصہ سے آبسے تھے انہوں نے بھاری توپوں کے واسطے پکے چبوترے بنا رکھے تھے - جو کھیتوں میں دفن کر کے چھپا رکھی تھیں - نیز وہاں جرمن کسانوں کے کھیتوں میں بے تار ٹیلیگرافی اور زمین دوز ٹیلیفون بھی پائے گئے -